Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | بدھ ۱۱ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ، ۲۴ وفا ۱۳۷۰ ہش، ۲۴ جولائی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۶۳

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

مکرم وکیل اعلیٰ صاحب تحریک جدید ربوہ مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر پرائیویٹ سیکرٹری لندن نے بذریعہ فون مورخہ ۲۰ جولائی ۹۱ء کو محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق حسب ذیل رپورٹ دی ہے۔

"...... خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت اچھی ہے۔"

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

ہفتہ تحریک جدید کی تاریخوں میں تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۸ جولائی ۹۱ء میں ہفتہ تحریک جدید منانے کے لئے جماعتوں سے اپیل کی گئی ہے۔ اس میں تاریخوں کے اعلان میں غلطی ہو گئی ہے۔ جس پر دفتر ہذا معذرت خواہ ہے۔ اصل تاریخیں ۳۰ اگست بروز جمعہ تا ۶ ستمبر بروز جمعہ ۹۱ء ہیں جملہ جماعتیں ان تاریخوں کے مطابق ہفتہ تحریک جدید منائیں اور ہفتہ منانے کے بعد اپنی مساعی کی رپورٹ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ماہر امراض ناک، کان، گلا کی فضل عمر ہسپتال میں آمد

ماہر امراض ناک کان، گلا محترم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ جولائی کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تشریف لا رہے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب آؤٹ ڈور میں مریضوں کا معائنہ کرنے کے علاوہ آپریشنز بھی کریں گے۔

ضرورت مند احباب سے درخواست ہے کہ آئندہ چند روز میں کسی دن صبح کے وقت ہسپتال تشریف لا کر E.N.T. سپیشلسٹ کے لئے وقت حاصل کر لیں اور مقررہ دن دیئے گئے وقت پر ہسپتال تشریف لے آئیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے
ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ بات بھی خوب یاد رکھو کہ گناہ گار خدا تعالیٰ پر ایمان اور یقین نہیں رکھتا۔ اگر ایمان رکھتا تو ہرگز گناہ کرنے کی جرأت نہ کرتا۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ چوری کرنے والا یا زانی یا بدکار اپنے فعل کے وقت مومن نہیں ہوتا اس کا بھی یہی مطلب ہے کیونکہ سچا ایمان تو گناہ سے دور کرتا ہے اور شیطان کی کشتی میں وہ شیطان پر غالب آجاتا ہے۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص علانیہ بدکاری میں مبتلا ہے اور دوسری خطاکاریوں سے باوجودیکہ ان کی برائی سے آگاہ ہے باز نہیں آتا تو پھر بجز اس کے اور کیا کہنا پڑے گا کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا۔ اگر ایمان رکھتا تو کیوں ان بدیوں سے نہ بچتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ گناہ سے سخت بیزار ہے اور اس کا نتیجہ بہت ہی برا اور تکلیف دہ ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۰)

"اخلاق سے اس قدر ہی مراد نہیں ہے کہ زبان کی نرمی اور الفاظ کی نرمی سے کام لے۔ نہیں بلکہ شجاعت، مروت، عفت جس قدر قوتیں انسان کو دی گئی ہیں۔ دراصل سب اخلاقی قوتیں ہیں۔ ان کا برمحل استعمال کرنا ہی ان کو اخلاقی حالت میں لے آتا ہے۔ ایک موقعہ مناسب پر غضب کا استعمال بھی اخلاقی رنگ اختیار کر لیتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۸۹)

فلاحی زندگی کیلئے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"ہماری اس زندگی میں ہزاروں بار یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ تدبیر کو انسان اپنی انتہاء تک پہنچا دیتا ہے، دعاؤں میں کوئی کمی نہیں رکھتا۔ بظاہر، لیکن دعائیں بھی رد کر دی جاتی ہیں اور تدابیر بھی بے نتیجہ ثابت ہوتی ہیں اور انسان حیران اور پریشان ہوتا ہے۔ کہ میں نے کیا کچھ تھا اور چاہتا کچھ تھا لیکن ہوا کچھ اور۔ اور میری خواہش کے مطابق میری تدبیر کا نتیجہ نہیں نکلا۔ بیسیوں خطوط مجھے آتے رہتے ہیں۔ پوری کوشش کرتے ہیں اپنی سمجھ کے مطابق، لیکن جس قسم کی تجارت بھی کرتے ہیں اس میں ناکام ہو جاتے ہیں اور سرمایہ ضائع ہو جاتا ہے۔ تو تدبیر کرنا انسان کے لئے ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو اسباب کی دنیا بنایا ہے اور انسان کو بہت سی قوتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں جس کے نتیجہ میں وہ تدبیر کر سکتا ہے۔ اسی لئے وہ اس قابل ہے کہ وہ تدبیر کرے، وہ کام کرے، وہ محنت کرے، وہ سوچے، وہ اپنی عقل سے کام لے۔ وہ کامیابی کے بہترین طریقے جو ہیں ان پہ چلے لیکن یہ سب کچھ کرنے کے بعد اگر وہ یہ سمجھے کہ جس طرح ایک اور ایک مل کے دو بن جاتے ہیں اسی طرح میری تدبیر اور دعا کا ضرور نتیجہ نکلے گا۔ تو وہ غلطی پہ ہوتا ہے اور اپنی دنیا میں، اس ٹھوس اور مادی دنیا میں ساری تدبیروں کو بے نتیجہ ہوتے، ساری دعاؤں کو رد ہوتے وہ دیکھتا ہے ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں متوجہ کیا ہے کہ خدائے رحمٰن کی طرف متوجہ ہو جائیں یعنی اپنے پر ایک قسم کی موت وارد کر کے اس کے حضور جھکو (اور یہ دعا عام دعاؤں کی

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴ر وفا ۱۳۷۰ہش ۲۴ر جولائی ۱۹۹۱ء

تقویٰ اور ولایت

تقویٰ کے متعلق بہت کچھ کہا جا سکتا ہے لیکن اگر کم سے کم الفاظ میں اس کے متعلق کچھ کہنا مقصود ہو تو کہا جاسکتا ہے کہ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کرنے کی وجہ سے کوئی کام چھوڑ دے اور اس کی محبت کے حصول کے لئے کوئی کام کرے تو اسے تقویٰ کہا جاتا ہے۔ تقویٰ کا تقاضا ہے کہ انسان ہر بات کہتے وقت اور ہر کام کرتے وقت یہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ بات کس حد تک پسند ہے اور کس حد تک اس کی ناراضگی کا موجب بن سکتی ہے اور پھر وہی کام کرے اور وہی بات کرے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث اور اس کے جاری کردہ احکام کی تعمیل میں ہو۔

ظاہر ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا خیال رکھے گا اور اپنے آپ کو ہر ایسی بات سے بچائے گا جو اس کی ناراضگی کا باعث ہو اسے خدا تعالیٰ یقیناً اپنا دوست سمجھے گا۔ اسی دوستی کا نام ولایت ہے، یعنی ایسے شخص کو ولی کہا جاتا ہے۔ بالفاظِ دیگر تقویٰ اور ولایت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ متقی ہے تو ولی ہے اور ولی ہے تو متقی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے۔ جھوٹے ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ ہم مقرّب بارگاہِ الٰہی ہیں اور پھر متقی نہیں ہیں بلکہ فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں اور ایک ظلم اور غضب کرتے ہیں۔ جبکہ وہ ولایت اور مقرّبِ الٰہی کے درجہ کو اپنے ساتھ منسوب کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ متقی ہونے کی شرط لگادی ہے۔"

اللہ تعالیٰ سے دوستی کی اوّلین شرط تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے آنسو بہانے کی کوئی تقریب پیدا کر
گھٹن دِل کی کوئی آزار ہی بن کر نہ رہ جائے
علاجِ دردِ دِل اس سے مؤثر اور کیا ہوگا
کہ دِل کو اتنا پگھلاؤ کہ وہ آنکھوں سے بہہ جائے

ابوالاقبال

موت کی پُر کیف وادی، زندگی کا دشتِ خار
فطرتِ آدم ہے دونوں کے لئے ناپختہ کار

آرزوؤں کا تلاطم خیز بحرِ بیکراں
ہر ارادہ جھاگ کی مانند یکسر بے وقار

دائیں بائیں لوگ سنّاٹے کی آوازوں میں گم
مرکزِ احساس میں شمشیر زن ہے شہریار

بے عمل کے چہرۂ شفّاف پر ہے رنگ و نور
اُڑ گیا ہے ڈھول سے محنت کشی کا شہسوار

مَیں نے جو بھی خواب دیکھے تشنۂ تعبیر ہیں
ہے مری تعبیر کو شائد کسی کا انتظار

رات کی تاریکیوں میں چھپ کے جو باتیں کہیں
صُبح کی پہلی کرن سے ہو گئیں وہ آشکار

چاند نکلا تو ستارے ماند پڑتے جائیں گے
ہر ستارے کی نظر میں رات ہے تاریک تار

آدمی کو آدمی سے اُنس ہونا چاہیئے
ہو، تو ہو سکتا ہے یُوں نفرت کا دامن تار تار

میری باتوں کو نہیں سنتا نہ سُن، اُنکی تو سُن
"ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار"

ان کے چہرے کی جھلک دل کی غذا بن جائیگی
مسکراہٹ کی کرن ہوگی بہار اندر بہار

پھیل جائے گی نسیم ان کی محبّت کی ترنگ
صحنِ گلشن میں بدلتے جائینگے سب خارزار

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظہور احمد سابق ناظر دیوان

آل انڈیا کشمیر کمیٹی

حضرت فضل عمر کی تحریک پر جمع ہوکر زعماء ہند نے شملہ کے مقام پر ایک کانفرنس میں آئندہ طریق کار کے متعلق کشمیر کے بارے میں فیصلے کرنا تھے اس کانفرنس میں شمولیت کے لئے جموں، کشمیر اور صوبہ سرحد کے نمائندے کانفرنس سے پہلے ہی آپ کے پاس پہنچ گئے تاکہ تازہ ترین صورتِ حالات سے باخبر کرسکیں۔

چنانچہ (حضرت فضل عمر) ان نمائندگان و خدام سمیت شملہ روانہ ہو گئے (راقم الحروف بھی اسی خوش بخت قافلہ میں شامل تھا) یہ قافلہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۱ء کو حکومتِ ہند کے گرمائی دارالحکومت میں وارد ہوا۔ اور نواب سر ذوالفقار علی خاں آف مالیر کوٹلہ کی استدعا پر اُن کی کوٹھی موسومہ بہ "فیئر ویو" (FAIR VIEW) میں فروکش ہوا۔ بیشتر زعماء شملہ پہنچ چکے تھے۔ انہیں پہلی فرصت میں کانفرنس کے وقت اور جائے انعقاد سے مطلع کیا گیا۔ اور ۲۵ جولائی ۱۹۳۱ء کو نماز ظہر کے بعد (فیئر ویو) ہی میں اجلاس شروع ہوا۔ جس میں امام جماعت احمدیہ (الثانی) ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ نواب سر ذوالفقار علی خاں خواجہ حسن نظامی۔ نواب گنج پورہ۔ سید محسن شاہ۔ خان بہادر شیخ رحیم بخش۔ مولانا اسماعیل غزنوی۔ مولانا عبدالرحیم درد۔ مولانا نورالحق (مالک انگریزی روزنامہ آؤٹ لک) سید حبیب شاہ (مالک روزنامہ سیاست) اور نمائندگانِ ریاست و سرحد شامل ہوئے غالباً مولوی عبدالرحیم۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل بی نے صوبہ کشمیر کی اور جناب اللہ رکھا ساغر نے صوبہ جموں کی۔ اور صاحب زادہ سر عبدالقیوم کے بھائی صاحب زادہ عبداللطیف نے صوبہ سرحد کی نمائندگی کی (راقم الحروف نے اس کانفرنس کی روئیداد کی اخبارات میں رپورٹنگ کا فریضہ ادا کیا)

ریاست سے تازہ حالات بیان کرنے کے بعد بڑی تفصیل کے ساتھ تمام امور پر بحث کی گئی اور فیصلہ ہوا کہ ایک "آل انڈیا کشمیر کمیٹی" بنائی جائے۔ جو اس سارے کام کو اپنے ذمہ لے کر پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔ اور اس وقت تک یہ مہم جاری رہے۔ جب تک ریاست کے باشندوں کو ان کے جائز حقوق نہ حاصل ہو جائیں تمام شرکاء مجلس نے جو ریاست کے ساتھ تعلق نہ رکھتے تھے، یہ اقرار کیا کہ وہ بھی اس کمیٹی میں شمولیت اختیار کریں گے۔ بلکہ وہ اسی وقت ممبر بھی بن گئے ۔ اب مرحلہ اس کمیٹی کے مدار المہام کے انتخاب کا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ امام جماعت احمدیہ کے دائیں ہاتھ ایک ہی صوفہ پر ڈاکٹر سر محمد اقبال بیٹھے تھے۔ اور دائیں طرف دوسرے صوفہ پر نواب سر ذوالفقار علی تھے۔ اور امام جماعت احمدیہ کے بائیں طرف پہلے خواجہ حسن نظامی اور ان کے بعد نواب صاحب آف کنجپورہ تھے۔ اور پھر بقیہ معززین جن کا ذکر اوپر آ چکا ہے۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال نے تجویز کیا کہ اس کمیٹی کے صدر امام جماعت احمدیہ ہوں۔ ان کے وسائل۔ مخلص اور کام کرنے والے کارکن۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ ان سے بہتر ہمارے پاس کوئی آدمی نہیں ۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے فوراً اس کی تائید کی اور سب طرف سے "درست ہے، درست ہے" کی آوازیں آئیں۔ اس پر امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ:۔

" ۔ مجھے اس تجویز سے ہرگز اتفاق نہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اور میری جماعت ہر رنگ میں کمیٹی کے ساتھ تعاون کرے گی۔ لیکن مجھے صدر منتخب نہ کیا جائے ۔"

ڈاکٹر سر محمد اقبال نے امام جماعت احمدیہ کو مخاطب کرکے پنجابی میں فرمایا:۔

" ۔ حضرت صاحب جب تک آپ اس کام کو اپنے ہاتھ میں صدر کی حیثیت سے نہ لیں گے۔ یہ کام نہیں ہوگا ۔"

ان کے بعد خواجہ حسن نظامی صاحب اور دوسرے اراکین نے بھی بڑے زور سے تائید کی۔ اور جب چاروں طرف سے زور پڑا تو کرہاً نہ کہ طوعاً امام جماعت احمدیہ نے اس عہدہ کو قبول کیا۔ اور سب حاضرین کی رضامندی سے مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے کو کمیٹی کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔

اس کانفرنس میں بعض بڑے ہی اہم فیصلے کئے گئے جن میں سے ایک ۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو مسلمانانِ کشمیر کی حالتِ زار سے آگاہ کرنے کے لئے ۱۴ اگست کو سارے ہندوستان میں "یوم کشمیر" منانے کا بھی تھا جس میں حکومتِ ہند کو ان مظلوموں کی مظلومیت سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ مصیبت زدگان کے لئے فراہمی چندہ کی اپیل کرنا بھی طے پایا تھا۔

یہ بھی فیصلہ ہوا کہ وائسرائے ہند اور پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کو اصل حالات سے آگاہ کرکے آزادانہ تحقیقات کی ضرورت کی طرف توجہ دلائی جائے بلکہ خود مہاراجہ سے مل کر بھی ان کو صورت حالات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایسا ممکن ہے وزراء ہی ان تک غلط واقعات پہنچا رہے ہوں ۔ پارلیمنٹ میں کشمیر کا سوال اٹھانے کے متعلق بھی فیصلہ کیا گیا۔ دوسرا پروگرام جو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے لئے تجویز ہوا۔ اس کا خلاصہ یہ تھا ۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ پر زور دیا جائے کہ وہ کشمیر کے باشندوں کو وہ بنیادی انسانی حقوق دلائے جس سے وہ اس وقت تک محروم ہیں۔ ریاست بھر میں اس وقت تک مسلمانوں کا کوئی پریس نہیں نہ اس کی اجازت ہے۔ اور کوئی ایسی صورت نہیں کہ جس سے آئینی لائنوں پر رعایا حکومت تک اپنے خیالات پہنچا سکے۔ اسی طرح مذہبی آزادی (جو کہ تہذیب کا پہلا رکن ہے) سے بھی اہل کشمیر محروم ہیں۔ اگر کوئی شخص مسلمان ہو جائے تو اس کی جائداد ضبط کر لی جاتی ہے۔ اور اسے بیوی بچوں سے علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔ اسے زمین کے مالکانہ حقوق سے بھی محروم ہونا پڑتا ہے۔ کیونکہ زمینداروں کو خود اپنی زمین پر مالکانہ حقوق نہیں دیئے جاتے اور ریاست اپنے آپ کو سارے کشمیر کی زمین کا مالک سمجھتی ہے۔ اسی طرح باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے مسلمانوں کو ملازمت میں نہایت ہی قلیل حصہ دیا جاتا ہے۔ جو تین فی صد بھی نہیں بنتا۔ حالانکہ مسلمانوں کی آبادی جموں و کشمیر میں ستر فی صد سے زائد ہے۔ اس کے علاوہ لاتعداد حق تلفیاں ہیں۔ مسلمانانِ کشمیر جن کے مورد ہیں۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت کا اعزاز پیش ہونے کے بعد (حضرت فضل عمر) جو کل تک پس پردہ دامے۔ درمے۔ قدمے سخنے مظلومینِ کشمیر کے لئے کوشاں تھے۔ اب ظاہر ہو کر میدانِ عمل میں اتر پڑے۔

۔ زعماءِ ہند کے اس فیصلہ کو نہ صرف کشمیر کے ہر حصہ میں خوشی و مسرت کے ساتھ سنا گیا۔ ہندوستان کے ہر طبقہ کے مسلمانوں نے بھی سراہا اور دلی تعاون کی پیشکش کی۔

ہندو پریس کا رویّہ

ہرچند یہ ہندو مسلم سوال نہ تھا۔ مسلمان ریاستی حکومت سے صرف اپنے حقوق ہی مانگ رہے تھے۔ لیکن چونکہ ریاست کا حاکم ہندو تھا پریس نے کانگریس کے اصولوں کو بھی نظر انداز کر دیا اور ۔ اس ایجی ٹیشن کو براہ راست ہندوؤں کے خلاف ہم قرار دے کر مہاراجہ کی پُر زور حمایت شروع کر دی ۔!

مظلوم نہتے مسلمانوں کو باغی اور فسادی قرار دیتے ہوئے ایک اخبار نے ریاست کو مشورہ دیا کہ:۔

"باغیوں کو ایسی عبرت ناک سزائیں دی جائیں جو دوسروں کے لئے تازیانہ عبرت ہوں ۔"

(پرتاب ۱۷ جولائی ۳۱ء)

دوسرے نے لکھا۔

"سخت ہاتھ کے ساتھ فسادات کو کچل کر رکھ دینے کی ضرورت ہے ۔"

(ملاپ ۱۸ جولائی ۳۱ء)

ملک کی مشہور خبر رساں ایجنسی "ایسوسی ایٹیڈ پریس"، ہندوؤں کے زیرِ اثر تھی۔ اس لئے اس کی طرف سے کلمۂ خیر کی امید نہ تھی۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو تو تمام بگڑے ہوئے کام خود ہی سنورنے لگتے ہیں اور تمام ناسازگار حالات خود بخود سازگار ہوتے چلے جاتے ہیں۔

خان بہادر شیخ رحیم بخش ریٹائرڈ سیشن جج آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے رکن بن چکے تھے۔ (شملہ میں ان دنوں وہ سسل ہوٹل میں مقیم تھے) ان کے کمرہ سے ملحقہ کمرہ میں مسٹر لیسی ایک انگریز ٹھہرے ہوئے تھے وہ انگلستان کے مشہور اخبارات کے نامہ نگار اور دہلی کے مشہور انگریزی روزنامہ "سٹیٹسمین" کے شملہ میں خاص نمائندہ تھے خان بہادر صاحب جب اجلاس سے فارغ ہو کر ہوٹل واپس آئے تو انہوں نے مسٹر لیسی کو تمام حالات سے آگاہ کیا۔

مسٹر لیسی نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے قیام کی خبر "سٹیٹسمین" کے علاوہ ولایت کے اخبارات کو بھی بھجوائی۔ بلکہ ساتھ ہی خواہش ظاہر کی کہ ان کی ملاقات صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے کرادی جائے۔

خان بہادر صاحب نے فوراً ملاقات کا انتظام کر دیا۔ وہ اس ملاقات سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے آخر میں کہا کہ:۔

" ۔ آپ جو بھی خبر بھجوایا کریں گے میں اخبارات کو بھجوا دیا کروں گا۔ کیونکہ مجھے یقین ہوگیا ہے کہ آپ دلی جذبہ کیساتھ کشمیریوں کی امداد کر رہے ہیں ۔"

اس کے بعد روزانہ خبروں کا نوٹ تیار ہوتا۔ راقم الحروف اسے لے کر سیسل ہوٹل پہنچ جاتا۔ خان بہادر صاحب مسٹر لیسی کو چائے پر بلاتے اور وہ نوٹ دے دیتے۔ اسے پڑھنے کے بعد اگر اس کے متعلق کوئی چیز وضاحت طلب ہوتی تو صدر محترم سے ٹیلیفون پر بات کر لی جاتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الغرض اس طرح رفتہ رفتہ انگریزی پریس میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی سرگرمیوں کا خوب چرچا ہونے لگا جس سے متاثر ہو کر ایسوسی ایٹڈ پریس کو بھی اپنے رویہ میں تبدیلی کرنا پڑی۔

مسلم پریس کا تعاون

مسلم پریس میں کمیٹی کی مہم کے ساتھ تعاون میں روزنامہ "انقلاب" پیش پیش تھا۔ ریاست نے ارادہ کیا کہ "انقلاب" پر سرکاری عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ اس کی اطلاع ملتے ہی محترم صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے "انقلاب" کو یہ تار دیا۔

"مجھے یہ سن کر بہت مسرت ہوئی کہ حکومت کشمیر "انقلاب" کے خلاف مقدمہ چلانا چاہتی ہے۔ اگر ایسا ہوا تو ہمیں موقع ملے گا کہ ہم کشمیر کے مظالم کو انگریزی عدالت میں بے نقاب کر سکیں ـــ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کو اس سلسلہ میں میری ہر قسم کی تائید حاصل رہے گی ـــ"

اور مولانا عبدالرحیم صاحب درد سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے حسب ذیل تار "انقلاب" کو بھجوا دیا:۔

"یہ خبر کہ حکومت کشمیر "انقلاب" کے خلاف مقدمہ دائر کرنے والی ہے۔ محض دھمکی معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس نے مقدمہ دائر کر دیا تو آپ یقین رکھئے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی "انقلاب" کی کماحقہ امداد و حمایت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھے گی ـــ"

ان تاروں کا اخبار میں شائع ہونا تھا کہ ریاست کے حکام گھبرا گئے مہاراجہ کے بہی خواہوں نے انہیں مشورہ دیا کہ اس ارادہ کو ترک کر دیا جائے ایسا نہ ہو کہ نماز بخشوانے بخشوانے روزے گلے پڑ جائیں۔ چنانچہ ریاست نے یہ ارادہ ترک کر دیا۔

۳ر اگست ۳۱ء کو سیکرٹری آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے مہاراجہ کو یہ تار دیا کہ:۔

"براہ مہربانی نواب سر ذوالفقار علی خان۔ نواب محمد ابراہیم خاں آف کنجپورہ خواجہ حسن نظامی خان بہادر شیخ رحیم بخش اور مولانا اسماعیل غزنوی پر مشتمل ایک وفد کو اجازت دیں کہ وہ کشمیر کی موجودہ صورت حال کے سلسلہ میں اگلے مہینہ کی کسی تاریخ کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو۔"

اس تار کا جواب وزیر اعظم کشمیر کی طرف سے تار کے ذریعہ ۱۵ر اگست کو یہ آیا کہ:۔

"صورت حال پر پوری طرح قابو پا لیا گیا ہے اور حالات اب اصل حالت میں ہیں۔ غیر جانب دارانہ تحقیق ہو رہی ہے۔ ایسے موقع پر کسی وفد کے آنے سے لازماً از سر نو جوش پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے افسوس ہے کہ ہز ہائی نس آپ کی درخواست منظور نہیں کر سکتے۔"

وزیر اعظم کی طرف سے جب یہ تار موصول ہوا تو اسی وقت صدر محترم آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے (جو ابھی تک شملہ میں مقیم تھے) مہاراجہ کے نام تار دیا اور پہلے تاروں کا حوالہ دے کر لکھا کہ:۔

"میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کریں اگرچہ کشمیر کے حالات بظاہر اصلاح پذیر نظر آتے ہیں۔ مگر ہماری معلومات کے لحاظ سے ایجی ٹیشن شدید ہے۔ اور اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔

علاوہ ازیں ہندوستان کے مسلمانوں میں کشمیر کے معاملات کے متعلق تشویش اور غم و غصہ ہے۔ ان حالات میں آپ کی طرف سے اس وفد کو ملاقات کا موقع دینے سے حالات میں سکون پیدا ہو گا ـــ اس کے برعکس ایسے معزز افراد کو ملاقات کی اجازت دینے سے انکار پر مسلمانوں کے شکوک و شبہات میں اضافہ ہو گا۔"

اس تار کا جواب بھی وزیر اعظم کی طرف سے بذریعہ تار ہی ملا۔ جس میں صدر محترم کے تار کا حوالہ دے کر لکھا تھا:۔

"ہز ہائی نس کی گورنمنٹ کا اب تک بھی یہی خیال ہے کہ ایسے حالت میں جب کہ حالت بدستور سابق ہو چکی ہے اور معاملات روبہ اصلاح ہیں۔ کسی بیرونی وفد کی آمد سے یقیناً تازہ جوش اور شبہات پیدا ہونگے۔ خاص کر ایسی حالت میں جب کہ آپ خود آگاہ ہیں کہ ایجی ٹیشن کی جڑیں بہت گہری ہیں۔"

مہاراجہ کے لئے مصیبت

وفد کی تجویز

مگر کے صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے مہاراجہ کو ایک مصیبت میں ڈال دیا۔ اور اس کے گلے میں ایک چھپکلی اٹکا دی تھی جسے اب نہ وہ نگل سکتا تھا نہ اُگل سکتا تھا۔ وفد کیلئے جن زعماء کے نام تجویز کئے گئے تھے وہ مسلمانوں میں ہر دلعزیز ہونے کے علاوہ اس پایہ کے تھے کہ انہیں سیم و زر سے خریدا نہ جا سکتا تھا۔

مہاراجہ نے اس وفد سے ملاقات سے انکار کر کے وہ خطرہ مول لیا جس کا خمیازہ اُسے بہت جلد بھگتنا پڑا۔ ادھر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو اس انکار سے زبردست تقویت پہنچی جس کا مظاہرہ ۱۴ر اگست کے "کشمیر ڈے" کے موقع پر ہوا۔ کمیٹی کے وفد کو کشمیر جانے کیلئے اس لئے روکا گیا تھا کہ جہاں کشمیری عوام بڑی جرأت کا مظاہرہ کر رہے ہیں وہاں بعض ریاستی مسلمانوں کے حوصلے گولی چلنے اور تشدد اور بربریت کے واقعات سے قدرے متذبذب و متزلزل نظر آتے تھے۔ اگر وفد چلا جاتا تو ان کے حوصلے یقیناً اور بلند ہو جاتے۔ اسی سے مہاراجہ ڈرتا تھا۔ لیکن وہ نمائندگان جو شملہ کانفرنس میں شمولیت کے بعد کشمیر پہنچے۔ انہوں نے ان کو بتایا کہ ہندوستان کے تمام مسلمان اور پریس آپ لوگوں کے ساتھ ہیں۔

اور وہ ہر مشکل مرحلہ پر ہماری امداد کے لئے پہنچیں گے۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں گے جب تک ہمیں ہمارے بنیادی حقوق نہ دلوا دیں۔ ان نمائندوں کے پہنچنے پر کام میں تیزی اور نئی زندگی پیدا ہو گئی۔

حقیقی نمائندگی

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے قیام کی خبر شائع ہوتے ہی اکابرین ہند اس کے رکن بننا شروع ہو گئے۔ چنانچہ دو چار دنوں کے اندر اندر ہی

(۱) مولانا یعقوب خاں ایڈیٹر "لائٹ"
(۲) مولانا حسرت موہانی کانپور
(۳) ڈاکٹر شفاعت احمد خاں۔ ایم۔ ایل سی الہ آباد
(۴) حاجی سیٹھ عبداللہ ہارون ایم۔ ایل اے کراچی
(۵) مسٹر ایم۔ ایچ۔ ایس۔ سہروردی۔ ایم۔ اے کلکتہ
(۶) مولانا شفیع داؤدی ایم۔ ایل اے پٹنہ
(۷) صاحبزادہ مولانا ابوظفر وجیہہ الدین کلکتہ
(۸) ڈاکٹر ضیاء الدین ایم۔ ایل۔ اے
(۹) میاں جعفر شاہ شاہ آباد پشاور میں

کمیٹی کے ممبر بن گئے۔ اور اس کے بعد نہایت مختصر وقت میں ہندوستان کے ہر صوبہ۔ ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے اکابر نے کشمیر کمیٹی کی ممبری قبول کر کے اسے مسلمانانِ ہند کی حقیقی نمائندہ جماعت بنا دیا۔

مختلف صوبوں کی لیجسلیٹو کونسلوں اور مرکزی لیجسلیٹو اسمبلی کے مسلمان ممبروں کے علاوہ دیوبند کے مشہور فاضل مولانا سید میرک شاہ اہل حدیث کے مولانا میر محمد ابراہیم سیالکوٹی اور مولانا اسمٰعیل غزنوی سجادہ نشینوں میں سے خواجہ حسن نظامی اور مولانا ابوالحمید ظفر بنگالی سیاست دانوں میں سے مولانا حسرت موہانی۔ مولانا شفیع داؤدی اور ڈاکٹر شفاعت احمد۔ کانگرسیوں میں سے ملک برکت علی اور مسٹر حسین قدوائی تعلیم جدید کے ماہرین میں سے ڈاکٹر ضیاء الدین۔ فلسفیوں اور شاعروں میں سے ڈاکٹر محمد اقبال۔ کشمیر کے دیرینہ خادموں میں سے سید محسن شاہ اور اخبار کے ایڈیٹروں میں سے مولانا غلام رسول مہر۔ مولانا عبدالمجید سالک۔ مولانا یعقوب خان۔ مولانا مظہر الدین۔ مولانا سید حبیب شاہ اور مولانا نور الحق۔

غرض ہر طبقہ کے زعماء نے اس کمیٹی میں شامل ہو کر ثابت کر دیا کہ صرف اور صرف یہی ایک کمیٹی ہے جو تمام مسلمانانِ ہند کی نمائندہ ہے جس پر آل انڈیا مسلم کانفرنس۔ آل انڈیا مسلم کشمیر کانفرنس اور دیگر انجمنوں نے بھی تائید و تعاون کا اعلان کر دیا۔

(کشمیر کی کہانی ص۵۳ تا ص۶۶)

اعلان دارالقضاء

(عبدالقدوس صاحب بابت ترکہ عزیز اللہ خان صاحب)

مکرم چوہدری عبدالقدوس صاحب اس معاملہ کا فیصلہ ہونے سے قبل ہی بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم چوہدری عزیز اللہ خان صاحب کے دونوں پلاٹس ۲/۵ اور ۳۸/۵ دارالبرکات میں سے ان کی بیوہ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ کا شرعی حصہ ان کو دیکر بقیہ حصہ جو حسب تصفیہ ورثاء مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب مکرم چوہدری عبدالقدوس صاحب کو ملنا تھا۔ اب ان کے بیٹے مکرم عبدالسمیع صاحب وڑائچ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء چوہدری عبدالقدوس صاحب کو اس سے اتفاق ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں

ناظم دارالقضاء۔ ربوہ

معذور احمدی توجہ فرمائیں

ایسے احمدی احباب (مرد و خواتین) جو پیدائشی طور پر معذور ہوں لیکن اپنی عملی زندگی میں عام انسانوں کی طرح ان کے شانہ بشانہ انہوں نے اپنی جدوجہد جاری رکھی ہو۔ ان احباب کے انٹرویوز ہم رسالہ خالد میں شائع کرنا چاہتے ہیں۔ براہ کرم کوئی معذور دوست خود پڑھیں یا کسی کو ایسے دوستوں کا علم ہو تو وہ ہمیں اس پتہ پر لکھیں بہتر ہوگا کہ اپنے تفصیلی کوائف اور عملی زندگی کی جدوجہد کے بارے میں مکمل پتہ کے ساتھ ہمیں روانہ فرمائیں۔ ۱۵ر اگست تک ہمیں خطوط موصول ہو جانے چاہئیں

مدیر خالد ایوان محمود۔ ربوہ پوسٹ کوڈ ۳۵۴۶۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوفی محمد اسحٰق

کچھ حقوقِ انسانی کے متعلق

یہ خط مسٹر ایس ایم کاظم احسان کے پاکستان میں انسانی حقوق کے بارے میں لکھے گئے خط کے بارے میں جو آپ کے موقر جریدہ کی ۱۶؍جون کی اشاعت میں شائع ہوا

جہاں تک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے۔ یقیناً آپ نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام نوعِ انسانی کے لئے حقوقِ انسانی کے بارے میں سب سے بڑے مشعل بردار تھے۔ لیکن سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ اس ملک کا مولوی اسلام کو اس معاملے میں بدنام کرنے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ انسانی حقوق پر صرف ان لوگوں کا حق ہے جنکو وہ مسلمان سمجھتا ہے اور وہ لوگ جو اسکی سوچ کے مطابق اسلام کے دائرہ سے خارج ہیں ان کو ہر قسم کے حقوقِ انسانی سے محروم رکھا جانا چاہیئے۔ اس سلسلے میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کو حقوقِ انسانی کے بارہ میں ٹیسٹ کیس کی حیثیت حاصل ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک قادیانی آرڈیننس پاکستان میں لاگو رہنا ہے اس وقت تک پاکستان میں انسانی حقوق کے اطلاق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ہم پاکستانی دنیا کی مہذب قوموں کی نظروں میں اپنی شہرت عزت نیک نامی اور احترام کھو بیٹھے ہیں۔ اس خطرے کو بھانپتے ہوئے ہمارے محبوب قائدِ اعظم نے واضح طور پر اعلان کر دیا تھا کہ حکومت کو عوام کے کسی فرد کے مذہب سے ہرگز کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اسکی نظر میں تمام افراد برابر ہوں گے اور ان سب کو ایک جیسے حقوق دئے جائیں گے۔

منافقت ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے گی۔ ہمیں یا تو انسانیت کی تعریف بدلنی ہوگی اور یا پھر دوسری صورت میں قائد نے جو واشگاف الفاظ میں اعلان کیا تھا ہمیں اس کا پاس کرنا ہوگا۔ ہم کسی صورت میں تمام دنیا کو دھوکے میں نہیں رکھ سکتے دنیا میں ہر کسی کو معلوم ہے کہ انسانیت کیا ہے اور انسانی حقوق کیا ہیں۔ اسلئے بہتر ہوگا اگر ہم مولوی کو لگام دیں۔ اور پھر یقیناً ہمارا ملک بھی امن خوشحالی اور ترقی کی طرف رواں دواں ہو جائے گا۔

(روزنامہ فرنٹیئر پوسٹ لاہور ۲۸؍جون ۱۹۹۱ء)

سیّد ظہور احمد

زراعت میں وقت کی اہمیّت

ہم میں سے اکثر لوگ ہر کام کو بہت دیر سے صحیح وقت گذر جانے پر کیوں کرتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیوں ہم وقت پر کام نہیں کر سکتے۔ کیوں آج کا کام کل پر ٹالتے رہتے ہیں۔ کر لیتے ہیں ایسی بھی جلدی کیا ہے۔ چلو دو چار دن دیر سے سہی۔ کر لیں گے وغیرہ ہمارا طریق عمل کیوں ہوتا ہے۔

اس دیر کرنے کی عادت کا جب کاشت کے سلسلے میں مظاہرہ کیا جاتا ہے تو کاشت کاروں کو بہت نقصان ہوتا ہے۔ ایک ایریا میں سروے کیا گیا تو معلوم ہوا کہ صرف ۳۳ فیصد کاشت کاروں نے وقت پر گندم کاشت کی تھی حالانکہ وہ آٹھ دس دن پہلے بھی آسانی سے کاشت کر سکتے تھے۔ زرعی ماہرین بجا طور پر بتاتے ہیں کہ صحیح وقت کے بعد ایک ایک دن کی تاخیر پیداوار میں نمایاں کمی کی موجب بنتی ہے۔ گندم ہو۔ مکی، کماد یا کوئی اور فصل ذرا صحیح وقت پر کاشت کر کے فرق دیکھیں بہت فرق ہوگا۔ بعض دفعہ واقعی کوئی مجبوری ہوتی ہے۔ مگر اکثر دفعہ دیر محض تساہل کا نتیجہ ہوتی ہے۔ ہمارے مذہب میں وقت کی پابندی پر اس قدر زور دیا گیا ہے کہ اس کی مثال نہیں ملتی نماز کے اوقات مقرر ہیں۔ اور پھر مثل مشہور ہے "ویلے دی نماز کویلے دیاں ٹکراں" عبادات میں تو ہم وقت اور تاریخ کے پابند ہوتے ہیں۔ مگر اپنے دوسرے کاموں میں صحیح وقت کا کوئی خیال نہیں ہوتا۔ اگر کھاد ڈالنی ہو تو ایک دن پہلے خریدنے نکلتے ہیں۔ کیوں نہ بیج اور کھاد کا بہت پہلے انتظام کر کے صحیح وقت پر فصل کاشت کی جائے۔ گنے کے ماہر کہتے ہیں کہ گنا جنوری کے آخر تک کاشت کر دینا چاہیئے۔ مگر ہمارے کاشتکار اپریل کے آخر تک گنا کاشت کرتے رہتے ہیں سب کاشتکار یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں۔ دیر کرنے کی اس عادت سے ہم بہت نقصان اٹھا رہے ہیں۔ اس بارے میں آپ سوچیں۔ اور اپنے دوستوں پر زور دیں کہ اگر کام کرنا ہے تو کیوں نہ صحیح وقت پر کریں۔ جنوری کے آخر تک گنا کاشت کرنے سے پیداوار دو چند ہو جاتی ہے۔ یہی حال دوسری فصلوں کا ہے۔ گندم کی کٹائی میں ذرا بھی دیر کی جائے تو دانے جھڑنے لگتے ہیں۔ پھر بھی اکثر تاخیر ہوتی ہے۔

وقت کی قدر ان لوگوں نے کی ہے جنہوں نے دنیا میں کچھ کر کے دکھایا ہے۔ جاپان یورپ اور امریکہ میں صحیح وقت پر کام کرنے کی بہترین مثالیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ دفتروں میں کام کا آغاز جس وقت ہو جانا چاہیئے اس پر بڑی تعداد دفتر میں نہیں پہنچتی۔ ریل گاڑیاں عموماً لیٹ چلتی ہیں۔ جاپان میں ایک بہت تیز رفتار گاڑی وقت کی پابندی کے لئے مشہور ہے۔ اس کے ایک ذمہ دار افسر نے اپنی گاڑی کی وقت کی پابندی کے متعلق بات کرتے ہوئے ہنس کر کہا کہ اگر کسی جگہ پر گاڑی ۵ بجکر ۲۰ منٹ پر پہنچتی ہے اور آپ کی گھڑی کے مطابق ۵ بجکر ۲۱ منٹ پر پہنچے تو آپ اپنی گھڑی ایک منٹ پیچھے کر لیں کیونکہ آپ کی گھڑی تیز ہو گئی ہے۔ گاڑی لیٹ نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے تو ہم کہتے ہیں کہ

یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محوِ نالہ جرسِ کارواں رہے۔

خیر ہماری تیز گام گاڑی وقت پر آئے یا نہ آئے آپ لوگ فصل ضرور وقت پر کاشت کریں۔ اور اس کا پکا پروگرام پہلے سے بنا کر اس پر بروقت عمل کریں۔ پیداوار میں نمایاں فرق آپ پر خود بخود ظاہر ہو جائے گا۔

میر غلام احمد نسیم

ایک یاد

دسمبر ۱۹۳۹ء کی بات ہے۔ جماعت احمدیہ کی خلافت جوبلی کے جلسہ کی تیاریاں ہیں۔ دور و نزدیک کے علاقوں کے احمدی جلسہ میں شرکت کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ علاقہ پونچھ (کشمیر) کے ایک گاؤں دھوڑیاں میں کم و بیش چھ ہزار فٹ کی بلندی پر ایک گھر ہے، دس بارہ افراد پر مشتمل یہ گھرانہ احمدیت کے نور سے منور ہو چکا ہے۔ ہم تین بہن بھائی کم عمر ہیں۔ ہماری والدہ کا اصرار ہے کہ انہوں نے اس اہم جلسہ میں شرکت کرنے قادیان جانا ہے۔ بچے تو ساتھ جا نہیں سکتے اس لئے والدین میں سے والد کے نام قرعہ پڑتا ہے کہ وہ بچوں کے پاس رہیں۔ مشاورت ہوتی ہے اور بالآخر والدہ کو خلافت جوبلی کے جلسہ میں شمولیت کی اجازت مل جاتی ہے۔ اور وہ اور ساتھی خواتین و حضرات کم و بیش دو دن کا پیدل سفر طے کرتے ہیں تب جا کر انہیں بس کی سواری دستیاب ہوتی ہے اور پھر ریل گاڑی انہیں قادیان پہنچاتی ہے۔ گھر والد صاحب کی نگرانی میں ہے چھوٹے بڑے بچے بھی ان کی نگرانی میں ہیں۔ سب سے چھوٹے بچے کی عمر بمشکل دو اڑھائی سال ہے۔ والد کی محبت بچوں کے لئے دوہرا کردار ادا کرتی ہے چھوٹے بچے کو بہلانے کی خاطر ٹافی وغیرہ قسم کی چیزیں دیتے ہیں۔ اور

مجھے یہ سب دیکھ کر خیال آتا ہے کہ والدین کتنی بڑی نعمت ہیں۔ اور پھر خیال آتا ہے یہ جلسہ کیا ہے آخر اس میں اتنی کیا کشش ہے کہ والدہ ہمیں چھوڑ کر جلسہ میں شمولیت کے لئے چلی گئی ہیں۔ اس وقت میری عمر بمشکل آٹھ سال ہوگی اور کسی جلسہ کے بارے میں میری یہ سوچ طبعی ہی تھی۔

ہماری والدہ شاہ بیگم کم و بیش ایک ماہ بعد واپس آتی ہیں۔ گھر کی رونقیں لوٹ آتی ہیں۔ جلسہ سے لائے ہوئے تبرک تقسیم ہوتے ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ کے لنگر کی روٹی تبرکات میں شامل ہے۔ ہم بڑے شوق سے کھاتے ہیں۔ والدہ جلسہ پر سنی گئیں تقاریر کی روداد سناتی ہیں۔ بزرگ ہستیوں کی زیارت، مقدس خواتین سے ملاقاتوں میں ان کی قیمتی نصائح کا ذکر ہم بڑے اشتیاق سے سنتے ہیں۔ دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کبھی ہم بھی اس قابل ہوں گے کہ ان پاک ہستیوں اور مقدس مقامات کی زیارت کر سکیں گے۔

بچپن کی معصوم تمنائیں کتنی حسین ہوتی ہیں اور ان کی یادیں ان سے بھی زیادہ حسین ہیں اور کبھی یہ معصوم خواہشیں پوری بھی ہو جاتی ہیں وقت گذرتا رہا۔ حالات نے کروٹ لی۔ برصغیر دو حصوں میں تقسیم ہوا۔ ہم جماعت کے نئے مرکز ربوہ میں آ گئے اور مرکز کے ہی ہو رہے۔ اور ان مقدس ہستیوں میں سے بعض کی زیارت بھی نصیب ہوئی۔

ضمناً عرض کروں میری والدہ محترمہ جنہوں نے جوبلی کے جلسہ میں باصرار شمولیت کی آج کل سو سال کی عمر کے پیٹے میں ہیں۔ نظر دھندلا گئی ہے یادداشتیں کمزور اور سماعت کم ہو چکی ہے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر عرض ہے کہ آپ کا ایک بیٹا تین پوتے ایک نواسہ اور ایک پڑپوتا خدا کے فضل سے مربیان سلسلہ میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ کو صحت والی عمر سے نوازے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان برائے احمدیہ طلباء وطالبات

آپ کو کوئی تعلیمی مسئلہ تو درپیش نہیں؟ اس سلسلہ میں نظارت تعلیم ربوہ سے رابطہ کریں۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں ـــــ شمس النساء بنت عبداللطیف خان

مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب امیر حلقہ ڈگری گھمناں

اسس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دنیا فانی ہے۔ ہر انسان کو ایک نہ ایک دن اسے چھوڑنا ہے مگر بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر تو دنیائے فانی سے گذر جاتے ہیں۔ مگر اپنے بلند کردار کی وجہ سے ایسی یادیں چھوڑ جاتے ہیں کہ دل ایک لمحہ کے لئے بھی ان سے جدائی کا تصور نہیں کر سکتا۔

ایسے ہی پیارے لوگوں میں میرے نانا ابا محترم چوہدری عبدالسلام صاحب تھے۔ آپ ۱۹۱۱ء میں بھگول ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ آپ چوہدری محمد اسماعیل صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزند ارجمند تھے آپ میں نظام امامت اور جماعت سے محبت کا جذبہ اپنے والد محترم کی طرح کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

آپ جماعت کے نہایت ہی مستعد اور فعال رکن تھے کوئی بھی تحریک ہوتی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے نہ صرف خود ہی شامل ہوتے بلکہ اپنی اولاد کو ہر تحریک میں شامل کرواتے۔ قیام پاکستان سے قبل بھی آپ جماعتی عہدوں پر کام کرتے رہتے۔ اور بعد میں حضور کی تحریک پر فرقان فورس میں شامل ہونے کا فخر حاصل رہا۔ قیام پاکستان سے لے کر اپنی وفات تک آپ ڈگری گھمناں کے امیر جماعت رہے اور اس کے علاوہ چھ مزید دیہاتی جماعتوں کے امیر حلقہ تھے۔ آپ خود چندہ وصول کرتے اور دوسری جماعتوں کا چکر بھی لگاتے رہتے۔ باوجود ۸۰ اسی سال کی عمر کے آپ بائیسکل پر دوسری جماعتوں میں جاتے۔

آپ سلسلہ کی کتب الفضل اور دوسرے جماعتی رسائل کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے۔ سلسلہ کی کتب کے مطالعہ کی طرف اس قدر رجحان تھا کہ اکثر و بیشتر حوالہ جات انہیں زبانی یاد تھے جب بھی ربوہ تشریف لاتے ہمیشہ دفتری کاموں سے فارغ ہونے کے بعد گھر آتے تھے۔ آپ کے پاس ہمیشہ جماعتی کاغذات اور کتب و رسائل ہوتے تھے اپنے تمام پوتوں پوتیوں، نواسوں، نواسیوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور جب بھی ہمارے پاس تشریف فرما ہوتے تو ہمیشہ اس بات کی تلقین کیا کرتے کہ نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو۔ اور بری بات سے بچنا چاہیئے ہمیں حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات اور مختلف احادیث بتاتے قرآن کریم پڑھنے کی تلقین کرتے۔ اور قرآن کریم کی مختلف سورتوں کے بارے میں بتاتے کہ ان کے کیا معانی ہیں۔ اور کس موقع پر کون سی سورت پڑھنی چاہیئے۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے تمام نمازیں با جماعت پڑھتے۔ نماز سے کافی دیر قبل ہی بچوں کو نماز کے لئے تیار کرواتے اور سب کو "بیت" میں لے کر جاتے۔ تہجد کی نماز باقاعدگی سے ادا کرتے۔ قرآن کریم کی تلاوت نہایت خوش الحانی سے کرتے۔ آپ نے بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ جب "بیت" کی طرف جاتے تو اونچی آواز میں یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔ تاکہ سب نماز کے لئے بیدار ہو جائیں۔

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار

آپ نظام امامت سے بہت ہی محبت کرتے تھے۔ اور حضور کی خطبات اور جلسوں کی کیسٹ نہایت ہی توجہ سے سنتے اور الفضل سے بھی خطبات کا مطالعہ کرتے اور "بیت المحمود" میں پڑھ کر سناتے۔

جب آپ ربوہ تشریف لاتے تو پوری کوشش کرتے کہ حضور کی اقتداء میں نماز ادا کریں اور حضور کی بابرکت مجلس سے فیض یاب ہو۔ جب حضور برطانیہ تشریف لے گئے۔ تو آپ جب بھی ربوہ تشریف لاتے تو پوری کوشش کرتے کہ بیت المبارک میں نماز ادا کریں۔ آپ فرمایا کرتے کہ یہاں جماعت کے تینوں اماموں کے بابرکت قدم پڑتے رہے ہیں۔ اطاعت امام کا جذبہ اس قدر تھا کہ جب حضرت فضل عمر نے جماعت کو حقہ اور سگریٹ نوشی سے منع کیا تو آپ نے اسی وقت حقہ پینا چھوڑ دیا اور داڑھی رکھ لی۔ میری والدہ صاحبہ سب سے بڑی ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ میں نے ابا جان کو حقہ پیتے نہیں دیکھا اور ہمیشہ سفید کپڑوں اور داڑھی کے ساتھ دیکھا ہے۔ آپ نے دین کو ہمیشہ دنیا پر مقدم رکھا اس کی مثال یہ کہ انہوں نے نمبرداری چھوڑ دی جو کہ خاندانی چلی آ رہی تھی اور فرماتے کہ میں دنیاوی کاموں میں اتنا وقت نہیں دے سکتا۔ ہم نے جب بھی آپ کو دیکھا دین کے کام کرتے دیکھا۔ آپ کی جیب میں جتنے پیسے ہوتے اس سے یا تو جماعتی کتب و رسائل خرید لیتے۔ یا ضرورت مندوں میں بانٹ دیتے۔ اپنی جیب میں رقم نہیں رکھتے تھے۔

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ آپ کے ذریعے سے کئی احباب جماعت میں داخل ہوئے۔ آپ غیر از جماعت لوگوں کو ربوہ لے کر آتے اور ان کو جماعتی مراکز دکھاتے۔

آپ کو دعوت الی اللہ کا اس حد تک شوق تھا کہ ۱۹۷۴ء میں جب جماعت کے حالات بہت خراب تھے۔ اور احمدیت کی مخالفت بہت زیادہ تھی تو آپ میری والدہ کو سیالکوٹ لے کر جا رہے تھے کہ راستے میں نوجوان لڑکوں کو دعوت الی اللہ شروع کر دی انہوں نے کہا کہ گوجرانوالہ آنے دو پھر ہم آپ سے پوچھیں گے امی بتاتی ہے کہ میں سارے راستے دعا کرتی گئی کہ اے خدا تو ہی اپنا فضل کر اور محض خدا کے فضل سے بس مسافروں کے اترتے ہی روانہ ہو گئی۔

نانا جان نہایت ہی مہمان نواز تھے اور ہمیشہ کوشش کرتے کہ مہمانوں کی ایسی خدمت کی جائے کہ کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ آپ مربیان سلسلہ سے بہت لگاؤ رکھتے تھے۔ ان کا احترام کرتے اور ان کو اپنے گھر میں ٹھہراتے اور ان کی خاطر و مدارت بھرپور طریقے سے کرتے اور اس کام میں ہماری نانی جان اللہ ان پر خوش ہو برابر کی شریک ہوتیں۔ آپ سب کام خود کرتیں اور مہمانوں کے لئے اچھے سے اچھا کھانا پکا کر بھجواتیں۔

آپ ہر سال جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے اور سب بچوں کو ساتھ لے کر آتے بعض اوقات تو گھر میں کوئی بھی نہ ہوتا اور کسی کو گھر میں چھوڑ کر آتے۔ آپ حق بات کہنے سے کبھی نہیں ڈرے بڑے سے بڑے ابتلاء میں کبھی سچائی کا دامن نہ چھوڑا اور خدا کے فضل سے اس میں کامیاب رہے اکثر و بیشتر فیصلے ان کا گاؤں کیا ارد گرد کے لوگ بھی ان سے کرواتے۔ اور ان پر باقاعدہ عمل بھی کرتے۔ آپ اپنے بچوں سے بہت محبت کرتے تھے اور کوئی بھی نصیحت کرنی ہوتی تو انتہائی پیار سے کرتے۔ اور دین کی باتیں بتاتے آپ نے اپنی خواہش پر اپنے دو پوتوں کو مدرسۃ الحفظ میں داخل کروایا۔ جو باقاعدہ حفظ کر رہے ہیں۔ آپ نہایت ہی شفیق شوہر تھے نانی اماں سے نہایت ہی شفقت سے پیش آتے۔ جب نانی امی بیمار تھیں تو آپ خود رات کو اٹھ اٹھ کر دوائی دیتے حالانکہ اس وقت آپکا پراسٹیٹ کا آپریشن تازہ تازہ ہوا تھا جب نانی امی کی وفات ہوئی تو آپ نے سب کو صبر و حوصلہ کی تلقین کی اور خود بھی اس غم کو صبر سے برداشت کیا۔

آپ اس سال جنوری میں ربوہ آئے۔ اس وقت آپ کی صحت بہت اچھی تھی لیکن گاؤں واپس گئے تو تقریباً ایک ماہ کے بعد یرقان کی وجہ سے بیمار ہو گئے پھر بھی آپ باقاعدگی سے "بیت" میں نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ لیکن جب کمزوری زیادہ بڑھ گئی تو پھر بستر پر ہی نماز ادا کرتے۔ نمازوں کی پابندی کا یہ عالم تھا کہ ہم نے آج تک ان کی نماز قضا ہوتے نہیں دیکھی۔ آخری بیماری میں جب آپ کو ربوہ لے کر آئے تو آنے سے قبل اپنی جماعت کو وصیت کی کہ جماعت کا کام تندہی سے کرنا اور آپس میں کسی قسم کا اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ ایسے ہی اتفاق سے رہنا جس طرح پہلے رہتے ہو۔ اور جماعت میں کسی قسم کا خلاء پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ دس دن تک فضل عمر ہسپتال میں داخل رہے۔ اور تین اور چار اپریل کی درمیانی شب ۱۲ بج کر ۳۰ منٹ پر ہم سب کو غمزدہ چھوڑ کر اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

۴ اپریل بروز جمعرات ۱۸ رمضان المبارک کی صبح آپکی نماز جنازہ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھائی جنازہ میں اہل ربوہ کی ایک بہت بڑی تعداد نے شرکت کی بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول نے دعا کروائی۔

حمید احمد خالد ایم۔ اے ـــــ

مکرم مہر اللہ دتہ صاحب آف ویروال

تاریخ احمدیت جلد ۸ صفحہ ۶۷-۶۶ میں درج ہے کہ مہر اللہ دتہ صاحب آف ویروال ۱۹۳۵ء میں احمدی ہوئے۔ آپ خاکسار کے سسر تھے اور یکم جولائی ۱۹۹۱ء کو شام ساڑھے سات بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ آپ نے ۹۰ برس کی عمر پائی اپنی اہلیہ کی وفات کے بعد ساڑھے چھ ماہ صاحب فراش رہے اور یہ عرصہ آپ نے نہایت صبر اور خاموشی سے گذار دیا۔

آپ نے ۸۰ کے قریب بیٹے بیٹیاں اور پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے۔ شدید مخالفت کے زمانہ میں بیعت کی اور ہر قسم کی مخالفت اور تشدد نہایت صبر و استقلال سے برداشت کیا۔ کئی بار گھر سے نکالے گئے مگر آپ کے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے پائی۔ مکرم مہر صاحب پر جوش داعی الی اللہ تھے اور اس سلسلہ میں نہایت نڈر اور بے باک واقع ہوئے تھے۔ ۱۹۷۴ء میں آپ کے دو سگے بھتیجے گوجرانوالہ میں احمدیت پر قربان ہو گئے۔ اس موقعہ پر بھی آپ نے نہایت جرأت کے ساتھ اعلیٰ صبر کا مظاہرہ کیا۔

آپ نہایت زندہ دل۔ پر عزم۔ مہمان نواز

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب رستم پارک لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔

الفضل میں جرنل آف میڈیکل سائنس آف فزیشن کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک عالم کا نام SROUD درج ہے اس پر جو نمبر ہے اس میں واضح کر دیا گیا کہ اس عالم کے فلاں مقالے کا ہم نے حوالہ دیا ہے۔ مترجم نے اسے SHROUD سمجھ کر اس کا ترجمہ یوں کر دیا کہ جب ۱۸۴۷ء میں کفن مسیح کا انکشاف ہوا تو اس سے پتہ لگا......

اگر یہ غلطی ہے تو اسکی اصلاح ضروری ہے اگر اس عاجز کی غلطی ہو تو تب بھی مطلع فرمائیں۔

اسی طرح ایک جریدہ میں تبصرہ کا ترجمہ الفضل میں شائع ہوا تھا۔ اس میں ہے کہ میاں بیوی دونوں تھیالوجین ہیں حالانکہ اصل میں میاں ڈاکٹر اور بیوی تھیالوجین ہیں۔

اسی طرح اردو ترجمہ میں انجیل کے اسماء کا التزام ضروری ہے۔ لوقا کو لوکس لکھنا عجیب لگتا ہے اسی طرح بعض مقامات کا ترجمہ بھی انجیل سے ہٹ کر کیا گیا ہے۔ میری تجویز ہے کہ ترجمہ پر نظر ثانی ضروری کی جائے اردو دان طبقے کو غلط باتیں بتانا اخبار کی کوئی خوبی نہیں۔ اس عاجز کی کوئی غلطی ہو تو سر تسلیم خم ہے۔

مکرم حکیم عبدالحمید اعوان صاحب گوجرانوالہ تحریر فرماتے ہیں:۔

میرے قابلِ احترام اور مہربان نسیم سیفی صاحب اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے قلم کو حق و صداقت کی راہوں پر اخلاص و ہمدردی میں ڈوب کر چلتے رہنے کی جرأت و قوت بخشتے رہیں۔ آپ کے مدیر الفضل بننے کے بعد اس پیارے قومی اخبار نے علم و حکمت پیش کرنے کا اچھوتا انداز اپنایا ہے اور ہر ذوق کے لئے دلکش مضامین کے سامان پیدا کئے ہیں۔ مولا کریم آپکو اس کا بے انتہا اجر عطا فرمائیں۔

۹ جون ۱۹۹۱ء کے الفضل صفحہ ۵ پر مکرمہ ڈاکٹر امۃ السلام سمیع صاحبہ آف سنڈرلینڈ کا نہایت ہی مفید مضمون "جسم کے جوڑوں کے دردوں کا علاج بذریعہ خوراک" پڑھنے کو ملا۔ میرے خیال میں علاج کے پہلے روز والے حصہ میں لفظ "نہ" چھوٹ جانے سے دو جگہ پر عبارت مبہم ہو گئی ہے۔ میں عبارت پھر سے لکھتا ہوں آپ دیکھیں کیا واقعی ایسی بات ہے یا مجھے ہی یوں لگا ہے۔

"پہلے روز۔ ناشتہ میں۔ دوپہر کے کھانے میں۔ شام کے کھانے میں صرف پانی پئیں اور کچھ (نہ) کھائیں۔ آٹھ گلاس آٹھ اونس والے پانی کے پئیں۔ یہ خیال کہ پانی زیادہ پینا چاہیئے تاکہ گردے پھیپھڑے اور کھال کے مسام صاف ہوں بالکل غلط ہے۔ پیاس لگے تو پانی پئیں ورنہ (نہ) پئیں۔ اگر پینا ہے تو دودھ خوب پئیں خواہ گائے کا ہو یا بکری کا یا بھیڑ کا۔"

اس فقرہ میں پانی زیادہ پینے کے بارہ میں ابہام ہو گیا ہے جبکہ خوب دودھ پینے کا تذکرہ کر دیا ہے۔

محترمہ ڈاکٹر صاحبہ سے اس کی تصحیح منگوا کر ضرور شائع کر دینی چاہیئے تاکہ علاج کی ابتداء صحیح طور پر ہو سکے۔

پچھلے دنوں الفاظ کے تلفظ کے موضوع پر بھی مضامین کا سلسلہ چلا تھا جو خوب اور مفید رہا۔

محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کے اسی مضمون کے دوسرے کالم میں "عقل داڑھ" کا ذکر ہے۔ ہمارے ہاں عموماً اس داڑھ کا ذکر "عقل" کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور مذاقاً بھی کہا جاتا ہے کہ "تمہاری عقل داڑھ نکلی ہے یا نہیں"۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس داڑھ کا نام "اقل داڑھ" ہے کیونکہ یہ سب سے آخر میں چھوٹی سی داڑھ ہوتی ہے۔

اپنے جسمانی ارتقاء سے پہلے شاید کسی زمانہ میں انسان اسے بھی چبانے کے لئے استعمال کرتا ہو مگر اب یہ چبانے کے کام نہیں آتی بلکہ محض فالتو ہو کر رہ گئی ہے۔ اور چھوٹی سی ہونے کی وجہ سے "اقل" بمعنی چھوٹی کے 'اقل داڑھ' کہلاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے سیکنڈ مدیر سہیل شوق صاحب کو بھی عمدہ صلاحیتوں سے نوازا ہے جو آپکے قرب سے حیرت انگیز جلا پا رہی ہے جب وہ آپ کی غیر حاضری میں قائمقام ہوتے ہیں تو آپ کی 'غیر حاضری' کو خوب ڈھانپ لیتے ہیں اور محسوس تک نہیں ہونے دیتے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس ٹیم کو بہت بہت اجر نصیب کریں۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

قسم نہیں ہوتی) اور اس سے کہو کہ اے ہمارے رحمٰن ربّ! تو نے ان گنت اور بے شمار نعمتیں ہمارے لئے پیدا کیں۔ اور ہمارے عمل کو اس میں کوئی دخل نہیں تھا۔ کیونکہ وہ پیدائش سے بھی پہلے وجود میں آچکی تھیں، اُن اسباب، ان نعمتوں سے آج ہم فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اٹھا نہیں سکتے۔ ہم اگر تیری رحیمیت کا جلوہ دیکھنے کے قابل نہیں تو اے رحمان خدا ہمیں اپنی رحمانیت کا جلوہ دکھا۔

ان دو کے علاوہ دو اور امہات الصفات ہیں جو سورہ فاتحہ میں بیان ہوئی ہیں۔ ایک پہلی صفت جو ربوبیت کی صفت ہے۔ اور ایک چوتھی صفت جو مالکیت (جزا سزا کے دن) کی صفت ہے۔ یہ چار صفات ایسی ہیں جن کے جلووں کا تعلق پیدائشِ عالم سے لے کے جزا سزا کے دن تک پھیلا ہوا ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ جون ۱۹۶۸ء)

موصیانِ کرام!

اگر آپ کی کوئی ایسی جائیداد ہے جس سے آمدنی کی صورت ہے تو اس کی آمد پر حصہ آمد شرح چندہ عام یعنی 1/16 لازم ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۸۰۶۵ میں صدیقہ بیگم زوجہ چوہدری غلام حسین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۳ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن مانٹریال امریکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16/1/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر ۵۰-۳۲ روپے وصول شدہ (۲) زیورات طلائی ۸ تولہ مالیتی/۱۴۵۶ کینیڈین ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۴۵/ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت امداد ویلفیئر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ صدیقہ بیگم زوجہ چوہدری غلام حسین چک نمبر ۱۱/۷ چھبور ضلع شیخوپورہ حال امریکہ۔ گواہ شد نمبر ۱ عزیز الرحمٰن وصیت نمبر ۲۰۷۴۲ گواہ شد نمبر ۲ محمد اسحاق ولد عمر دین مانٹریال امریکہ۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

اور فدائی احمدی تھے۔ جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے اور جماعتی چندہ جات آخر دم تک ادا کرنے کی سعادت پائی۔

آپ کی وفات ربوہ میں ہوئی۔ اور نماز جنازہ اگلے روز بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھائی۔

قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے ہی دعا کروائی۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ آپ کی بلندیٔ درجات اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔

حبوبِ مفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو ۱۷ اگست کو ہوگا

جماعت کے ایسے ذہین۔ ہونہار۔ دین کی خدمت کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہیں وہ درج ذیل امور کی طرف توجہ فرمائیں۔

۱۔ امسال بھی میٹرک کے نتائج کی وجہ سے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو دو دفعہ لینا تجویز کیا گیا تھا۔ صوبہ پنجاب کے اُمیدواران کا انٹرویو مورخہ یکم جون ۱۹۹۱ء کو لیا گیا ہے۔ دیگر صوبہ جات (صوبہ سندھ۔ سرحد۔ بلوچستان) کے امیدواران کا انٹرویو ۱۷ اگست ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ بوقت سات بجے صبح ہوگا۔

۲۔ صوبہ پنجاب کے جو امیدواران کسی وجہ سے پہلے درخواست نہیں دے سکے یا انٹرویو کے لئے حاضر نہیں ہو سکے وہ بھی درخواست دے کر انٹرویو کے لئے ۱۷ اگست ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ بوقت سات بجے صبح تشریف لائیں۔

۳۔ امیدواران اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو جلد ارسال فرمائیں۔ انٹرویو سے پہلے (یکم اگست تک) درخواست کا دفتر میں پہنچنا ضروری ہے۔

۴۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اُصولاً امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ ایف اے کیلئے عمر ۱۸ سال اور بی اے کے لئے عمر ۲۰ سال کی حد مقرر ہے۔

۵۔ انٹرویو کے وقت سکول/کالج کا اصل سرٹیفکیٹ اور اس کی دو عدد فوٹو کاپی اور مقامی جماعت کے صدر کی تعارفی چٹھی ساتھ لانا ہوگی۔ درخواست دہندگان کو انفرادی طور پر بھی اطلاع کر دی جائے گی۔

۶۔ امیدواران روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ملکی خبریں

○ بھارتی فوج نے سندھ کی سرحد پر جنگی مشقیں شروع کر دی ہیں بھارت کی خفیہ تنظیم "را" نے راجستھان میں اپنی سرگرمیوں میں اضافہ کر دیا ہے اور دہشت گردی کے تربیتی کیمپوں کی تعداد ۱۷ سے بڑھا کر ۲۵ کر دی ہے۔

○ پشاور میں دین بہار کالونی میں آتشزدگی کے باعث ایک ہی خاندان کے چار افراد جھلس کر جاں بحق ہو گئے جبکہ تین افراد کی حالت ہسپتال میں تشویشناک ہے۔

○ ہفتہ کی رات سینٹ نے بھی بارہواں آئینی ترمیمی بل منظور کر لیا۔ بل کے حق میں ۶۵ اور مخالفت میں ۶ ووٹ ڈالے گئے۔

○ حیدر آباد۔ راولپنڈی۔ ڈیرہ غازیخان سرگودھا اور ساہیوال میں فوج طلب کر لی گئی ہے تاکہ عاشورہ کے ایام میں امن و امان قائم رکھا جا سکے۔

○ آزاد کشمیر کے معزول وزیراعظم ممتاز حسین راٹھور نے اپنی برطرفی کو ہائیکورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔ آزاد کشمیر ہائی کورٹ کا ڈویژن بنچ ان کی درخواست کی سماعت ۲۴ ستمبر کو کرے گا۔

○ سندھ پولیس نے سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے شوہر آصف زرداری کے زرعی فارم پر چھاپہ مار کر مینجر کو گرفتار کر لیا اور ایک جیپ اور بعض اہم دستاویزات قبضہ میں لے لیں۔

○ حافظ آباد کے علاقہ سے سلطان باہوؒ کے عرس میں جانے والے زائرین کی ایک بس چنیوٹ کے تھانہ بھوانہ کے قریب الٹ گئی ۵ افراد ہلاک اور ۴۰ شدید زخمی ہو گئے۔

غیر ملکی خبریں

○ مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ اگر مقبوضہ علاقوں میں اسرائیل نئی یہودی بستیوں کی تعمیر روک دے تو مشرق وسطی میں امن کے امکانات بہتر ہو جائیں گے انہوں نے مزید کہا کہ اگر اسرائیل یہ بات مان لے تو عرب ممالک اسرائیل کے خلاف اپنا اقتصادی بائیکاٹ معطل کر دیں گے۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے مستقل ارکان امریکہ، برطانیہ، فرانس، چین اور روس نے عراق سے کہا ہے کہ وہ جنوبی علاقوں سے اپنی فوجیں ہٹائے۔ اور اقوام متحدہ کے عملے کو وہاں کے شیعہ مسلمانوں تک جانے دے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ راجیو گاندھی کے قتل کے ایک اہم ملزم نے خودکشی کر لی ہے ملزم ہاتھ دھونے کے بہانے ریسٹ ہاؤس جہاں اس کو رکھا گیا تھا، کے غسل خانہ گیا اور وہاں سے فرار ہو گیا۔ اگلی صبح اس کی لاش قریبی جنگل میں ایک درخت سے لٹکی ہوئی ملی۔

○ بی بی سی کے مطابق شمال مشرقی عراق میں کردوں اور عراقی فوجیوں کے درمیان جھڑپیں پھر شروع ہو گئی ہیں ان جھڑپوں میں ۵۰۰ کرد ہلاک اور بہت سے زخمی ہو گئے ہیں۔ اسی طرح جنوبی عراق کے دلدلی علاقوں میں بھی دوبارہ فوج بھیج دی گئی ہے۔ اقوام متحدہ کے خصوصی ایلچی پرنس صدرالدین آغا خان نے اس سلسلے میں عراقی حکومت سے احتجاج کیا ہے۔

○ جاپان روس کو جلد ہی ایک ارب ڈالر کا ہنگامی قرضہ دے گا۔ یہ قرضہ خوراک کی شدید قلت سے بچانے کے لئے دیا گیا ہے۔

پاکستان میں آٹومیٹک پلانٹ پر تیار کردہ

سُپر ایشیا واشنگ مشین

مکمل پلاسٹک باڈی۔ شاک سے محفوظ

حسن ٹریڈرز
الناصر مارکیٹ۔ ربوہ
فون: ۴۵۴

گائے بھینس گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ٹک، نتھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، داہ چیچک وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر مُفت حاصل کریں۔

ڈاکٹرز فری لٹریچر و سیمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ کراچی: شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی۔ فیصل آباد: میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار ملتان: زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
ربوہ لاہور کراچی
فون ۶۰۶ ۶۰۷

لاہور میں لیزر پر اردو خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنیوالا سب سے پرانا ادارہ

آپ کا اپنا

سلور لنک کمپوزنگ سنٹر

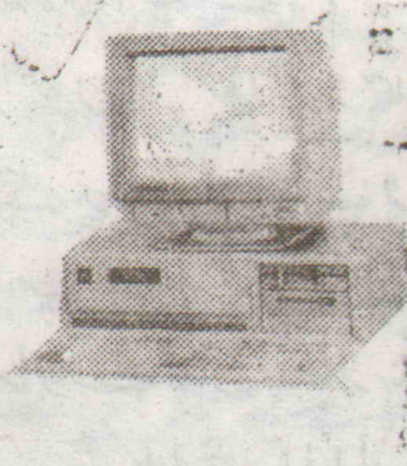

کتب، میگزین، رسالہ جات و دیگر مسودا جات کی اُردو اور انگلش کمپیوٹرائز کمپوزنگ بارعایت اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزیٹنگ کارڈ، لیٹر ہیڈ اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں۔

کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام

پابندئ وقت ہمارا نصب العین

رضیہ محل نمبر ۲ رائل پارک لاہور فون نمبر ۸۶۹۸۸۷

Concept Advertisers

کیا آپ کا اور آپ کے بچوں کا چندہ وقف جدید ادا ہو چکا ہے۔

(ناظم مال۔ وقف جدید)